اللہ پاک کی خفیہ تدبیر

شبِ قدر ۱۴۴۷ھ اجتماع کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے !** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِی عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

جس نے مجھ پر 10 مرتبہ صبح اور 10 بار شام درودِ پاک پڑھا بروزِ قیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔[1]

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے 10 بار درود پڑھا، اللہ پاک اس پر 100 رحمتیں نازِل فرماتا

[1]... الترغیب والترھیب، کتاب: النوافل، ج1، ص261، حدیث: 29۔

ہے اور جس نے 100 بار درود شریف پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

بچاوے تم کو جو دوزخ سے ایسے مُحْسِن پر | سدا سلام کہو عمر بھر درود پڑھو
عبث گناہوں کی شامت میں مارے پھرتے ہو | خدا کی تم پہ ہو رحمت اگر درود پڑھو

(نورِ ایمان، صفحہ:5)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفسیر عزیزی میں ہے: ایک بار ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پچھلی اُمّتوں اور ان کی لمبی لمبی عمروں کے بارے میں غور فرمایا اور اپنی اُمَّت کی تھوڑی

1... معجم اوسط، جلد:5، صفحہ:252، حدیث:7235۔

2... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا مُبارَک دِل شفقت سے بھر آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم یہ سوچ کر غمگین ہوگئے کہ میرے اُمّتی اگر ساری زِندگی خوب خوب نیکیاں کریں پھر بھی پچھلی اُمّتوں کی برابری نہیں کرسکتے۔

اِدھر محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کا مبارک دِل رنجیدہ ہوا، اُدھر اللہ پاک کی رَحمت جوش پر آئی اور اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی تسلی کے لئے آپ کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کا تحفہ عطا فرمایا۔[1] چنانچہ ارشاد ہوا:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِۚۖ(۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِؕ(۲) لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍؕ(۳) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍۙۛ(۴) سَلٰمٌ ﱡ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۠(۵) (پارہ30، القدر:1تا5)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بےشک ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا، اور تجھے کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں، یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کو اُمّتیوں کی فِکْر ہوئی تو اللہ پاک نے آپ کی دل جُوئی کے لئے اُمّت کو شبِ قدر جیسی عظیم الشان نعمت عطا فرمادی۔ مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃ اللہ عَلَیہ شانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جتنا میرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز | کونین میں کسی کو نہ ہو گا کوئی عزیز
جو کچھ تری رضا ہے، خدا کی وہی خوشی | جو کچھ تری خوشی ہے، خدا کو وہی عزیز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... تفسیرِ عزیزی، جلد:3، صفحہ:257 ماخوذاً۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی 27 وِیں رات ہے اور عُلَمائے کرام کی بھاری اکثریت کا یہی موقف (opinion) ہے کہ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی **27 وِیں رات** ہی **شبِ قدر** ہوتی ہے۔[1] لہٰذا ہم اُمِّید کرتے ہیں کہ الحمد للہ! آج شبِ قدر ہے ❁ آج مغفرت کی رات ہے ❁ رحمت کی رات ہے ❁ آج وہ رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے ❁ آج سلامتی کی رات ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبہ شریف پر لہرا دیتے ہیں، ایک روایت کے مطابق ان فرشتوں کی تعداد رُوئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے، یہ سب سلام و رحمت لے کر نازِل ہوتے ہیں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے 100 بازُو ہیں، جن میں سے 2 بازو صِرف اسی رات کھولتے ہیں، وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں، پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات نماز یا ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف ہے اس سے سلام و مصافحہ کرو اور اُن کی دُعاؤں پر آمین بھی کہو! چنانچہ فرشتے آپ کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آج برکتوں والی رات ہے، اللہ پاک آج کی اس مبارک رات کا صدقہ ہم سب کی بے حساب مغفرت و بخشش فرمائے۔

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی | پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے | یا خدا! تجھ سے میری دعا ہے

[1]... فیضانِ رمضان، صفحہ: 199۔

[2]... شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل فی لیلۃ القدر، جلد: 3، صفحہ: 336، حدیث: 3695۔

آہ! رنج و الم نے ہے مارا	یااِلٰہی! مجھے دے سہارا
ایک غمگینِ دل کی صدا ہے	یا خدا! تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص136-137)

قرآنِ پاک کی ایک خوبصورت تعلیم

پیارے اسلامی بھائیو! شبِ قدر چونکہ قرآنِ کریم نازِل ہونے کی رات ہے، اسی مُنَاسبت سے قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیمات میں سے ایک اَہَم تعلیم جو کسی ایک رات، ایک مہینے، ایک دِن یا ایک گھنٹے کیلئے نہیں بلکہ زندگی کے ہر ہر لمحے کے لئے ہے، یہ ایک احساس اور ایک کیفیت کی تعلیم ہے، جس کے متعلق قرآنِ کریم ہمیں ترغیب دِلاتا ہے کہ یہ احساس مستقل طَور پر ہمارے اندر رہنا چاہئے، وہ تعلیم، وہ احساس کیا ہے؟ سنیئے! اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ﴿۷﴾ اُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾ (پارہ:11، یونس:7،8)	ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں اور اس پر مطمئن ہوگئے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ ان لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کے بدلے میں دوزخ ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے پچھلی آیات میں اس بات کو دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا کہ یہ دُنیا فانی ہے، اس دُنیا کی ہر چیز لمحہ بہ لمحہ اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے، جلد ہی یہ دُنیا تباہ و برباد ہو جائے گی، پھر قیامت قائِم ہوگی اور سب کو رَبِّ کریم کے حُضُور حاضِر کر دیا جائے گا۔ یہ بات دلائل کے ساتھ واضح کر دینے کے بعد ان آیات (یعنی آیت: 7 اور 8) میں غیر مسلموں کی 4 بُرائیاں بیان کی گئی ہیں:(1): غیر مسلم لوگ روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں

حاضِری کی اُمّید نہیں رکھتے یعنی ❁ ان کے دِلوں میں نہ قیامت کا خوف ہے ❁ نہ یہ جہنّم سے ڈرتے ہیں ❁ نہ ہی جنّت کا شوق رکھتے ہیں۔ یہ ان کی پہلی بُرائی تھی (2): دوسری بُرائی یہ ہے کہ یہ لوگ دُنیا کی اس عارضی اور فانی زندگی کو پسند کر بیٹھے ہیں (3): یہ اس دُنیوی زندگی پر مطمئن ہیں (4): یہ لوگ اللہ پاک کی آیتوں سے غافِل ہیں۔ ان کی ان چار بُرائیوں کا انجام یہ ہے کہ آخرت میں ان کا ٹھکانا جہنّم ہو گا۔[1]

آخرت کے معاملے میں بے فِکْری کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں ایک اہم بات جس کی طرف ہماری تَوَجُّہ دِلائی گئی، وہ یہ ہے کہ **اس دُنیا کی زندگی پر راضی ہو جانا، اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہو جانا، یہ گمان اپنے دِل میں بٹھالینا کہ جیسا میں اب ہوں، ایسا ہی رہوں گا، یہ غیر مسلموں کا انداز ہے**، ایک مسلمان کی یہ شان ہے کہ ❁ اس کے دِل میں قیامت کا خوف ہوتا ہے ❁ وہ جہنّم سے ڈرتا ہے ❁ قبر میں ❁ آخرت میں پکڑ ہو جانے سے خوف کھاتا ہے ❁ وہ کبھی بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتا ❁ اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہو کر وہ یہ گمان کرلے کہ میں جیسا ہوں، ایسا ہی رہوں گا، ایسا نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔

لیکن افسوس! آج ہمارا حال بے حال ہے، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف ہمارے دِلوں سے نکل چکا ہے، اس دُنیا کی زندگی پر قناعت ہمارے دِلوں میں بیٹھ چکی ہے، افسوس! ہمیں آخرت کی فِکْر نہیں ہوتی ❁ مجھے دُنیا کا مال مِل جائے، اس کی کوشش تو دِن رات کی جاتی ہے مگر قیامت کے حساب میں کامیابی ملے گی یا نہیں مِلے گی، اس کی کچھ فِکْر نہیں ہے ❁ چند سَو یا چند ہزار روپے کا نقصان ہو جائے تو گھنٹوں تک پریشانی رہتی ہے مگر گُناہ ہو جاتا ہے، وہ گُناہ

[1]... صراط الجنان، پارہ: 11، سورۂ یونس، زیرِ آیت: 7-8، جلد: 3، صفحہ: 287-288 بتغیر۔

ہمیں جہنّم کے عذاب میں گرفتار کر سکتا ہے، اس پر ذرّہ برابر پریشانی نہیں ہوتی ❁ چند ہزار روپے کی کوئی چیز گم ہو جائے تو بڑی حسرت کے ساتھ، فِکْر مندی کے ساتھ اسے تلاش کرتے رہتے ہیں لیکن نیکی نہیں کر پائے، ثواب سے محروم رہ گئے، اس پر کوئی حسرت نہیں ہوتی ❁ آفس جانے میں 10 منٹ لیٹ ہو جائیں، صبح آنکھ دیر سے کھلے تو فِکْر ہوتی ہے، پریشانی ہوتی ہے کہ 10 منٹ کے پیسے ماہانہ تنخواہ سے کٹ جائیں گے، ہمارا نگران، آفیسر ناراض ہو گا، ٹینشن ہوتی ہے کہ اب آفس دیر سے پہنچوں گا تو باس یا آفیسر کی ڈانٹ سننی پڑ سکتی ہے مگر صبح فجر کی نماز قضا ہو گئی ہے، اس کی وجہ سے جہنّم میں ڈالا جا سکتا ہے، اللہ پاک کا غضب مجھ پر برس سکتا ہے، آہ! نماز نہیں پڑھی، اللہ پاک کے حُضُور کیا مُنہ لے کر حاضِری دُوں گا، اس کی کوئی فِکْر نہیں ہوتی ❁ جو کچھ ہم اس دُنیا میں کما سکے ہیں، اس کی حفاظت تو بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں، تجوریاں بنوائی جاتی ہیں، بینک میں لا کر سسٹم بھی استعمال کیا جاتا ہے، سیکورٹی گارڈ بھی رکھے جاتے ہیں مگر دِل میں ایمان کی دولت ہے، یہ لازوال دولت، یہ انمول دولت، یہ سب سے قیمتی دولت، اس کی حفاظت کی فِکْر کم ہی لوگوں کو ہوتی ہے۔ یقین مانیئے! آخرت کے مُعَاملے میں بے فِکْری کی یہ جو کیفیت ہے، یہ انتہائی نقصان دہ ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

(پارہ:9، الاعراف:97تا99)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سو رہے ہوں۔ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

اللہ! اللہ! معلوم ہوا: اللہ پاک کے عذاب سے، اس کی پکڑ سے، اس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا **نقصان اُٹھانے والوں، تباہ ہو جانے والوں** کا طریقہ ہے۔

سدا خفیہ تدبیر سے رب کی ڈرنا
سنو! آخرت کا اِسی میں بھلا ہے

(وسائلِ فردوس، صفحہ:31)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

70 زاہدوں کا عبرتناک انجام

حضرت وَہْب بِنْ مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں 70 زاہِد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے نیک لوگ) تھے، اس زمانے میں ان جیسا نیک اور کوئی نہیں تھا، اللہ پاک نے اس زمانے کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ یہ 70 زاہِد دُنیا سے غیر مسلم ہو کر نکلیں گے۔ اُن نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے حیرانی سے پوچھا: یا اللہ پاک! اس کی کیا وجہ ہے؟ (یہ تو بہت نیک لوگ ہیں، دُنیا سے بے رغبتی رکھتے ہیں، نیکیوں پر نیکیاں کرتے ہیں، پھر ان کا انجام ایسا کیوں ہو گا؟) اللہ پاک نے فرمایا: **اس لئے کہ یہ اپنے انجام سے بے فِکْر ہو گئے ہیں۔**[1]

اللہُ اکبر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! نیک لوگ ہیں، دُنیا سے بے رغبتی رکھنے والے ہیں، ان کے زمانے میں ان کے جیسا عِبادت گزار اور کوئی نہیں تھا مگر افسوس! ان کا انجام بھیانک ہوا...!! کیوں؟ اس لئے کہ یہ بے فِکْر ہو گئے تھے، یہ اپنے اَنجام کے مُعاملے میں مطمئن ہو گئے تھے، ان کے دِلوں میں یہ احساس آ گیا تھا کہ ہم جس حالت پر ہیں، ہمیشہ اسی حالت پر رہیں گے، بس ان کا یہ اطمینان، ان کی یہ بے فِکْری، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بے خوفی تھی جس کے سبب یہ ہلاک ہو گئے۔

[1]... سلوۃ العارفین، باب الخوف من سوء الخاتمۃ، جلد:2، صفحہ:165۔

الٰہی! میں تیری عطا مانگتا ہوں | کرم مغفرت کی دعا مانگتا ہوں
بچانا برے خاتمے سے بچانا | میں ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں

(وسائلِ فردوس، صفحہ:1، 3، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خفیہ تدبیر سے بے خوفی کبیرہ گُناہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بے خوفی (یعنی اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہو جانا) بہت نقصان دہ ہے۔ صحابیِ رسول حضرت عمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ❁ اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہو جانا ❁ اللہ پاک کی مدد سے نااُمّید ہو جانا ❁ **اور اپنے آپ کو اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے محفوظ سمجھ لینا کبیرہ گُنَاہوں میں بہت بڑے گُناہ ہیں۔**[1]

فرشتوں اور شیطان کے انداز میں فرق

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں عجیب نفسیات پائی جاتی ہیں، ہم جب کوئی عبرتناک چیز دیکھتے ہیں، کوئی خوف والی بات سُنتے ہیں، جب جہنّم کے عذابات کا ذِکر ہوتا ہے اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے بارے میں روایات سُنائی جاتی ہیں تو ہمیں لگتا ہے کہ جیسے یہ باتیں میرے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے ہیں۔ یہ جو سوچ ہے، یہ بہت ہی خطرناک ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ایک بہت عبرتناک روایت ذِکر کی ہے، لکھتے ہیں: شیطان جس کا نام ابلیس ہے، اس نے ایک لاکھ 75 ہزار سال تک ساتویں آسمان پر عِبَادت کی، حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلام (جو داروغۂ جنّت ہیں، ان) کے ساتھ ایک ہزار سال تک جنّت کا خازِن رہا۔ ایک مرتبہ شیطان نے جنّت میں کسی جگہ لکھا دیکھا کہ مُقَرَّبِیْن (یعنی اللہ پاک کا قرب رکھنے والوں) میں سے ایک ایسا ہے، جسے اللہ پاک ایک حکم دے گا مگر وہ اللہ پاک کی نافرمانی کر

1... مکارم الاخلاق للطبرانی، صفحہ:217، رقم:125۔

جائے گا، لہٰذا اسے اللہ پاک کے دروازے سے دھتکار دیا جائے گا اور اس کی تمام عبادتیں، ذرّوں کی طرح اُڑادی جائیں گی۔

ابلیس نے یہ بات پڑھی مگر اس نے یہ غور ہی نہیں کیا کہ یہ بات میرے بارے میں بھی ہوسکتی ہے، یہ اپنے حال پر مطمئن تھا، اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بے خوف تھا، اس نے **یہی سمجھا کہ یہ میں نہیں ہوں بلکہ کوئی اور ہوگا،** چنانچہ اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: اے اللہ پاک! مجھے اجازت عطا فرما کہ میں اس نافرمان پر لعنت بھیجوں، اللہ پاک نے اسے اجازت عطا فرمائی، چنانچہ یہ ایک ہزار سال تک اس نافرمان پر لعنت بھیجتا رہا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ نافرمان یہ خود ہی ہے۔(1)

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بے خوفی...!! امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید لکھتے ہیں: ایک ایسی ہی تحریر حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلام نے لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی پڑھی، اسے پڑھ کر اُن پر خوف کا غلبہ ہوگیا (آپ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ جس نافرمان کے متعلق لکھا ہے، **وہ کوئی اور نہیں بلکہ میں ہی ہوں،** چنانچہ خوف کے غلبے کے سبب)، آپ رونے لگے، اتنا روئے، اتنا روئے کہ فرشتوں کو ان پر رحم آنے لگا، فرشتے ان کے اردگرد جمع ہو گئے، پوچھا: آپ اتنی شدّت سے کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: میں نے لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ایک تحریر پڑھی ہے، اس میں ایک نافرمان کا ذِکْر ہے (اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ تحریر میرے ہی بارے میں نہ ہو)۔ فرشتوں نے جب یہ سُنا تو انہوں نے بھی یہی سوچا کہ کہیں یہ تحریر ہمارے ہی بارے میں نہ ہو، **چنانچہ وہ فرشتے بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے ڈر سے رونے لگ گئے۔**(2)

[1]... سلوۃ العارفین، باب احوال الانبیاء فی الخوف، جلد:2، صفحہ:170۔

[2]... سلوۃ العارفین، باب احوال الانبیاء فی الخوف، جلد:2، صفحہ:170۔

اے عاشقانِ رسول! یہ فرشتے ہیں، جو معصوم ہیں، ان سے گُناہ ہوتے ہی نہیں ہیں، یہ کبھی اللہ پاک کی نافرمانی کرتے ہی نہیں ہیں، اس کے باوُجُود غور فرمایئے کہ یہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے کس قدر ڈرتے ہیں....!! پھر یہاں شیطان کے اور فرشتوں کے اَنداز کا فرق دیکھئے! شیطان نے بھی وہی تحریر پڑھی مگر یہ اپنے حال پر مطمئن رہا، اس نے یہی سمجھا کہ یہ نافرمان میں نہیں بلکہ کوئی اور ہے مگر فرشتوں نے ایسا خیال نہیں کیا بلکہ سب اپنے متعلق ڈرے اور رونا شروع ہو گئے...!!

اللہ نہ کرے کہ ہمارا انداز بھی خبیث شیطان جیسا ہو، بہت کم لوگ ہیں جو ❁ جہنّم کے عذابات کا سُن کر ❁ قبر و آخرت کی ہولناکیوں کا بیان سُن کر ❁ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے بارے میں روایات سُن کر اپنے آپ کے بارے میں غور کرتے ہیں، عام طور پر لوگ یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ❁ مجھے کچھ نہیں ہونے والا ❁ مجھے تو اللہ پاک بخش ہی دے گا ❁ یہ روایات ❁ یہ عذابات ❁ یہ ہولناکیاں میرے لئے نہیں بلکہ دوسروں کیلئے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! ایسا مت سوچئے! اللہ پاک بے نیاز ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے، میرے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے، مجھے اس بارے میں سوچنا ہے، اس کی فِکْر کرنی ہے ❁ میں آج نمازی ہوں، آہ! کل نمازی نہ رہ سکا تو کیا بنے گا؟ ❁ میں آج نیک ہوں، کل مجھ سے نیکی کی توفیق چھین لی گئی تو میرا کیا بنے گا؟ ❁ ہائے! ہائے! مجھے توبہ کی توفیق نہیں مِل پا رہی ❁ آہ! میں گُناہ نہیں چھوڑ پا رہا...! افسوس! اگر اس میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر ہوئی، ❁ آہ! اگر میں اپنا ایمان سلامت لے کر دُنیا سے نہ جاسکا تو میرا کیا بنے گا...!! میں کہاں جاؤں گا؟ کس کے در پر سہارا لوں گا...؟

کس کے در پر میں جاؤں گا مولیٰ | گر تو ناراض ہو گیا یارب!
وقتِ رحلت اب آگیا مولیٰ! | جلوہ مصطفےٰ دکھا یارب!

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے | روشنی ہو پئے رضا یاربّ!
نورِ احمد سے قبر روشن ہو | وحشتِ قبر سے بچا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، صفحہ:80)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش! وہ خوش نصیب میں ہی ہوتا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! دوسروں کا انجام کیا ہو گا؟ میرے ساتھ بیٹھے شخص کے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ اس بارے میں فِکْر کرنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے، مجھے تو یہ سوچنا ہے کہ میرا انجام کیا ہو گا؟ میرے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ ہمارے بزرگانِ دِین ایسے ہی تھے، وہ اپنے انجام کے بارے میں فِکْر مند رہا کرتے تھے۔ مشہور ولیُّ اللہ حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے، آپ نے ایک مرتبہ ایک حدیث شریف بیان کی، جس میں سب سے آخری جنّتی کا ذِکْر تھا، مضمون کچھ اس طرح تھا کہ جب سب جنّتی جنّت میں اور سب جہنمی جہنم میں پہنچ جائیں گے تو سب سے آخر میں ایک شخص کو جہنّم سے نکال کر جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔

امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب یہ روایت بیان کی تو تڑپ کر فرمایا: **کاش! وہ آخری جنّتی میں ہی ہو جاؤں...!!** لوگوں نے پوچھا: عالیجاہ! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: کیونکہ اس جہنمی کا جہنّم سے آزاد ہونا اور جنّت میں پہنچنا یقینی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ پاک کے نیک بندے ہیں، ذرا اندازہ لگائیے کہ یہ کس طرح اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے تھے، کاش! ہمیں بھی خفیہ تدبیر کا خوف نصیب ہو جائے،

[1]... تنبیہ الغافلین، باب المواعظ، صفحہ:353۔

کاش! اپنے انجام کی فِکْر ہمیں میسر آجائے۔

گناہوں سے توبہ کی توفیق دے دے | ہمیں نیک بندہ بنا یاالٰہی!
رہے خوف ہر دم بُرے خاتمے کا | ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی!

(وسائلِ فردوس، صفحہ:15)

ایمان پر موت کی کسی کے پاس ضَمانت نہیں

اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں انسان بنایا، مسلمان کیا اور اپنے حبیبِ مکرّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں دیا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اِس بات کی کوئی ضَمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا۔ جس طرح بے شُمار غیر مسلم خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اُسی طرح کئی ایک بدنصیب مسلمانوں کا مَعاذَاللہ غیر مسلم ہو کر مرنا بھی ثابت ہے۔ اور جو ایمان سے پھر کر یعنی مُرتَد ہو کر مریگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہے گا۔ اللہ پاک پارہ 2 سورۂ بقرہ آیت نمبر 217 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَیَمُتۡ وَ ہُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۱۷﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ایماں پہ ربِ رحمت، دیدے تو استِقامت
دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نہ جانے ہمارا خاتِمہ کیسا ہو!

حدیثِ پاک میں ہے: اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ۞ ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے ۞ بعض غیر مسلم پیدا ہوئے حالتِ کفر پر زندہ رہے اور غیر مسلم ہی مریں گے ۞ جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے مومنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رخصت ہوئے ۞ بعض غیر مسلم پیدا ہوئے، غیر مسلم زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔[1]

نیک آدمی غیر مسلم ہو کر مر گیا

حضرت امام ابو مُحَمَّد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 3 زاہد حج کے ارادے سے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں انہوں نے غیر مسلموں کی ایک بستی میں قیام کیا، تینوں (زاہدوں) میں سے ایک کی نظر ایک خوبصورت عورت پر پڑی تو اس کا دل اس کی طرف مائل ہو گیا، جب تینوں نے سفر کا ارادہ کیا، تو اس نے حیلے بہانے سے ان کو ٹال دیا اور خود وہیں رہ گیا، اس کے دونوں ساتھی چلے گئے اور اس کو بستی ہی میں چھوڑ دیا، اب اس نے اپنے دل کی بات اس عورت کے باپ سے کہی، لڑکی کے غیر مسلم باپ نے کہا: میری بیٹی کا مہر تجھ پر بہت بھاری ہے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ زاہِد نے پوچھا: کیا مہر ہے؟ اس کے باپ نے کہا: تو غیر مسلم ہو جا۔

آہ! وہ نادان...!! اس غیر مسلم لڑکی کے عشق میں پاگل تھا، اس گندے جذبے کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اپنا دِین چھوڑا اور غیر مسلم ہو گیا۔ اب اس کی اُسی لڑکی کے ساتھ شادِی ہو گئی، پھر کچھ ہی عرصے کے بعد وہ اسی بے ایمانی کی حالت میں موت کے گھاٹ اُتر گیا۔

[1]...ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...الخ، صفحہ: 528، حدیث: 2191۔

جب اس کے دونوں ساتھی سفر سے واپس آئے تو اس کے بارے میں معلومات کی تو انہیں بتایا گیا کہ وہ تو غیر مسلم ہو گیا تھا اور اسی حالت پر مر چکا ہے۔ یہ سُن کر انہیں بہت دُکھ ہوا، عبرت لینے کے لئے اس کی قبر پر پہنچے۔ وہاں ایک عورت اور 2 بچوں کو قبر پر روتے ہوئے پایا۔ اپنی ساتھی کی حالت پر وہ دونوں بھی رونے لگے۔ عورت نے ان سے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے اس کی عبادت، نماز، اور زہد کا تذکرہ کیا۔ جب عورت نے یہ سنا تو اس کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا اور وہ اپنے دونوں بچوں سمیت اسلام لے آئی۔[1]

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! کیسی عبرت کی بات ہے...!! وہ عورت جس کے عشق میں پاگل ہو کر اس نیک آدمی نے ایمان کی دولت کو چھوڑا، اسلام سے مُنہ موڑا، آخر وہ مسلمان ہو گئی اور یہ بدانجام غیر مسلم ہو کر دُنیا سے چلا گیا...!! لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ اپنے انجام سے ڈرتا رہے اور اللہ پاک سے اچھے خاتمے کا سوال کرتا رہے۔

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، صفحہ:105)

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہو!

حضرت عبد اللہ مُوصَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ہمارے زمانے میں ایک غمزدہ شخص تھا، جس کو قَضِیبُ البَان (یعنی بان نامی درخت کی شاخ) کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ان کے اِحترام اور رعب و دَبدبے کی وجہ سے کوئی ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ وہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ میں اُن نیک شخص کی خدمت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: اے

[1] ...الروض الفائق، المجلس الثانی فی قولہ تعالی...الخ، ص16

میرے محترم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو اپنی ذات کے سوا ہر چیز سے بے نیاز کر دیا ہے! آپ کے غم اور لوگوں سے جدا رہنے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے مجھے دیکھا اور بہت زیادہ روئے پھر ان کا رنگ بدل گیا اور بے ہوش ہو گئے۔ جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے روتے ہوئے اپنا واقعہ بیان کیا، فرمانے لگے: میں اپنے استاد کی خدمت کیا کرتا تھا، میرا استاد اَبدال میں سے تھا، میں نے 40 سال اس کی خدمت کی، وہ بہت عبادت گزار تھا۔ اُس نے اپنی وفات سے 3 دن پہلے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! اے اللہ پاک کے بندے! میرا تجھ پر اور تیرا مجھ پر حق ہے۔ اور تجھ پر میرے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ تو میری باتیں غور سے سنے اور میری وصیت کو پورا کرے۔ میں نے عرض کی: محبت اور عزت سے آپ کی وصیت پوری کروں گا۔ اس نے کہا: میری عمر کے 3 دن باقی ہیں اور میں کفر پر مروں گا۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے کپڑوں سمیت رات کی تاریکی میں ایک تابوت میں رکھ کر شہر سے باہر فلاں جگہ لے جانا اور سورج نکلنے تک وہیں ٹھہرے رہنا، وہاں کچھ لوگ آئیں گے، ان کے پاس ایک تابُوت ہو گا، وہ اس تابُوت کو میرے پہلو میں رکھ دیں گے اور میرا تابُوت لے جائیں گے، تم وہ دوسرا تابُوت لے کر واپس آجانا، پھر اس تابُوت کو کھولنا، اس میں جو میّت ہو گی، اس کی تجہیز و تکفین کے معاملات پُورے کر کے اسلامی طریقے سے دفن کر دینا۔ وہ نیک شخص فرماتے ہیں: اپنے استاد کی یہ بات سُن کر مجھ پر رِقّت طاری ہو گئی اور میں نے روتے ہوئے پوچھا: ایسا معاملہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ استاد نے کہا: بیٹا! یہ سب کچھ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور اللہ پاک کی یہ شان ہے کہ

لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ (پارہ:17، الانبیا:23) | ترجمہ کنزُالعِرفان: اللہ سے اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے

کہتے ہیں: میں نے استاد کی یہ باتیں توَجُّہ سے سُنیں، پھر جب 3 دن گزرے تو استاد کے کہنے کے مطابق ہی ہوا، اچانک اس پر بے چینی طاری ہوئی، رنگ بدل گیا اور چہرہ سیاہ ہو کر مشرق کی طرف گھوم گیا اور وہ مُنہ کے بَل گِرا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اپنے استاد کا ایسا انجام دیکھ کر میں بہت رویا، پھر مجھے وصیت یاد آئی تو میں نے اس کو ایک تابوت میں رکھا اور اسی جگہ لے گیا، جس کا استاد نے ذِکْر کیا تھا، اس کے بعد سب کچھ ویسا ہی ہوا، جیسا استاد نے بتایا تھا، صبح کو وہاں کچھ لوگ آئے، ان کے پاس بھی ایک تابُوت تھا، انہوں نے وہ تابُوت استاد کے تابُوت کے ساتھ رکھ دیا، اُن میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور میرے استاد کے تابُوت کو اُٹھا کر جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر پوچھا: تم کون ہو؟ اور یہ معاملہ کیا ہے؟ وہ بولا: میں ایک غیر مسلم ہوں، یہ جو تابُوت ہے، اس میں ہمارا ایک مذہبی رہنما ہے، میں نے 40 سال اس کی خِدْمت کی، اس نے اپنی موت سے 3 دِن پہلے مجھے بُلا کر اس بات کی وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ میں اس کا تابُوت اس جگہ لاؤں اور دوسرا تابُوت لے جا کر اپنی مذہبی رسومات کے مطابق اسے دفن کر دُوں۔ چنانچہ جب 3 دِن گزر گئے تو میرے استاد کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا، انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو کر انتقال کر گئے۔

اس کے بعد قَضِیْبُ البَان (یعنی اس واقعہ کو بیان کرنے والے نیک بزرگ) فرماتے ہیں: اب میں نے اس تابُوت کو اُٹھایا، اسے کھولا تو اس میں ایک بزرگ کی میّت تھی، ان کے چہرے پر اَنْوار کی بارش ہو رہی تھی، میں نے انہیں تابُوت سے نکالا، اسلامی طریقے پر غسل دیا، کفن پہنایا اور نمازِ جنازہ ادا کر کے دَفن کر دیا۔ فرماتے ہیں: وہ دن تھا اور آج کا دِن ہے، میں جب بھی باہر نکلتا ہوں تو میرے چہرے پر برے خاتمے کے خوف سے غم کے بادل برسنے لگتے ہیں۔ اسی لئے میں لوگوں سے دُور اور اپنا ایمان بچانے کی فِکْر میں لگا رہتا ہوں۔[1]

[1]... الروض الفائق، المجلس الثانی فی قولہ تعالٰی... الخ، صفحہ: 18۔

شیطان عزیزوں کے روپ میں ایمان چھیننے آئے گا

اللہ ! اللہ ! پیارے اسلامی بھائیو! کتنی عبرتناک بات ہے، کیسا سبق آموز واقعہ ہے، آہ! دُنیا میں آنے کو تو ہم آگئے مگر اب دنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! آہ! آہ! آہ! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے اِستعمال کریگا حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پرڈاکے ڈالے گا اور غیر مسلموں کو دُرُست ثابِت کرنے کی کوشش کریگا۔ یقیناوہ ایسا نازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم و اِحسان ہو گا وُہی کامیاب و کامران ہو گا اور اسی کا ایمان سلامت رہے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: دمِ نَزع 2 شیطان، آدمی کے دونوں پہلوؤں پر آکر بیٹھتے ہیں، ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا اماں کی۔ ❁ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں ❁ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (یعنی کرسچین ہو کر دنیا سے) گیا تُو (بھی) نصرانی (کرسچین) ہو جا کہ نصارٰی (کرسچین) وہاں بڑے آرام سے ہیں۔[1]

واقعی مُعامَلہ بڑا نازُک ہے، بربادیٔ ایمان کے خوف سے خوفِ خدا والوں کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔

فکرِ معاش بد بلا ہَولِ معاد جانگزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

وضاحت: آہ! ایک طرف دنیا کی فکر ہے اور دوسری طرف قیامت کی ہولناکیوں کا خوف دل دہلا رہا ہے۔ ہائے! ہائے! ایسی ایسی مصیبتوں میں پھنسنے کے لئے روح بدن میں آئی ہی کیوں تھی!

[1]... فتاویٰ رضویہ، جلد:9، صفحہ:83۔

ایک عبادت گزار کا عبرتناک انجام

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان ہمارا کھلا دُشمن ہے، یہ خبیث ہر وقت ہمیں ہمارے انجام سے غافِل کر کے بہکانے اور جہنّم کا حقدار بنانے میں لگا ہوا ہے۔ لعنتی شیطان کس کس انداز میں لوگوں کو بہکاتا اور جہنّم تک پہنچاڈالتا ہے، ایک سبق آموز واقعہ سنیئے!

کتابوں میں لکھا ہے: بَر صِیصا نامی ایک عبادت گزار تھا، اللہ پاک نے اسے لمبی زندگی عطا فرمائی تھی اور یہ سب سے الگ تھلگ ہو کر اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتا تھا، اس نے 2 سو سال اس طرح گزارے کہ ایک لمحے کے لئے بھی کوئی گُنَاہ نہ کیا۔ اس کے 60 ہزار شاگرد تھے اور سب کو اس کا ایسا فیضان مِلا تھا کہ ہوا میں اُڑا کرتے تھے۔ لیکن افسوس! اللہ پاک کی خفیہ تدبیر اس پر غالب آئی اور یہ کفر پر دُنیا سے گیا۔

واقعہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ شیطان انسانی رُوپ میں اس کے پاس پہنچا اور بَر صِیصا کا عبادت خانہ جہاں رہ کر یہ عبادت کیا کرتا تھا، اس کے باہَر کھڑے ہو کر شیطان نے اسے آواز دی، بَر صِیصا نے کہا: جو اللہ پاک کی عبادت کرنا چاہتا ہے، اسے کسی دوست کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جواب سُن کر شیطان نے اس کے عبادت خانے کے باہَر ہی ڈیرا لگا لیا۔

اب اس بدبخت کا بہکانے کا انداز دیکھئے! شیطان خبیث نے 3 دِن اس عبادت خانے کے باہَر لگاتار عبادت کی، اس دوران نہ سویا، نہ ہی کچھ کھایا پیا۔ چونکہ یہ انسانی شکل میں تھا اور بَر صِیصا اسے انسان ہی سمجھ رہا تھا، چنانچہ وہ اس کی عبادت دیکھ کر بہت متاثر ہوا، بَر صِیصا نے پوچھا: مجھے 2 سو سال ہو گئے عبادت کرتے ہوئے لیکن ابھی تک یہ رُتبہ نہیں ملا، مجھے سونے کی بھی ضرورت پڑتی ہے، کھانے پینے کا بھی محتاج ہوں، (کاش! میں بھی تمہاری طرح عبادت کر سکتا...!!) تجھے یہ مرتبہ کیسے ملا ہے؟)

شیطان بولا: اصل میں بات یہ ہے کہ مجھ سے ایک گُناہ ہو گیا تھا، جب مجھے وہ گُناہ یاد آتا ہے تو میری یہ کیفیت ہو جاتی ہے، پِھر مجھے نہ بھوک لگتی ہے، نہ پیاس لگتی ہے، نہ ہی نیند آتی ہے۔ تم نے چونکہ کبھی کوئی گُناہ کیا ہی نہیں ہے، اس لئے تمہاری یہ کیفیت نہیں ہے، اگر تم مجھ جیسا بننا چاہتے ہو تو ایک گُناہ کر لو! پِھر تم پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا کرے گا اور تم بھی میری طرح بغیر کھائے، پیئے مسلسل عبادت کر سکو گے۔ بَر صِیْصا نے کہا: میں نے جس رَبِّ کریم کی اتنا عرصہ عبادت کی ہے، اب میں اس کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہوں؟ شیطان نے کہا: آدمی جب گُناہ کرتا ہے تو معذرت کی طرف بڑھتا ہے (اللہ پاک سے ڈر کر اس کی بخشش کا سُوالی بنتا ہے، لہٰذا یہ کیفیت پانے کے لئے تمہیں گُناہ کرنا ہی پڑے گا)۔

شیطان کی یہ باتیں سُن کر بَر صِیْصا بہک گیا اور بولا: اچھا بتاؤ کونسا گُناہ کروں؟ شیطان نے کہا: بدکاری کر لو! بَر صِیْصا نے انکار کیا۔ شیطان بولا: کسی کو قتل کر دو! بَر صِیْصا اس پر بھی رَاضِی نہ ہوا۔ شیطان بولا: چلو پھر شراب پی لو! اس پر بَر صِیْصا رَاضِی ہو گیا۔ اس نے شراب خریدی، اسے پی گیا۔ اب اسے نشہ چڑھا، اس نشے کی حالت میں اس نے بدکاری بھی کر لی اور قتلِ ناحق کا گُناہ بھی کر بیٹھا۔ جب اس نے ایسے سنگین جرم کئے تو اسے گرفتار کر لیا گیا، اسے پھانسی کی سزا سُنادی گئی، جب اسے پھانسی کے تختے پر چڑھایا گیا، تب شیطان اس کے پاس پہنچا اور کہا: میں تمہیں چھُڑا سکتا ہوں، بس میری ایک بات مانو! اللہ پاک کا انکار کر کے مجھے سجدہ کر لو! **آہ! 200 سال گُناہوں سے بچ کر عبادت میں گزارنے والا بَر صِیْصا شیطان کی چال میں پھنس گیا اور اس نے شیطان کو سجدہ کر دیا، جیسے ہی اس نے یہ کفر کیا، اسی وقت اسے موت آگئی اور یہ بدبخت ایمان سے پھر کر، مرتد ہو کر دُنیا سے چلا گیا...!!**[1]

[1] ... سلوۃ العارفین، باب الخوف سوء الخاتمہ، جلد:2، صفحہ:166-168۔

اے عاشقانِ رسول! ڈرنے کا مقام ہے، آہ! خوف کی بات ہے، جب 200 سال عبادت میں گزارنے، ایک بھی گُناہ نہ کرنے والے کا ایسا بھیانک انجام ہوا تو ہم جو گنہگار ہیں، ہم سے دِن رات نہ جانے کیسے کیسے گُناہ ہوتے ہیں، ہم اپنے انجام سے بے فِکْر کیسے رہ سکتے ہیں...!!

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق | کہ ہو راضی تری رضا یارب!
جس نے اپنے لئے برائی کی | ہے یہ نادان وہ برا یارب!
تو حسنؔ کو اٹھا حسن کر کے | ہو مع الخیر خاتمہ یارب!

(ذوقِ نعت، صفحہ:85-87 ملتقطاً)

جس کو بربادیٔ ایمان کا خوف نہ ہو گا....!!

پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سلامَتی کی پیاری سوچ نصیب ہو جائے، صد کروڑ کاش! ہر وَقت بُرے خاتِمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ و استِغفار کا سلسلہ رہے۔ اللہ پاک کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعامَلے میں غفلت اُس کے ضائع ہونے کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعامَلہ ایمان کا ہے۔ **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** میں ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: **جس کو سلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزع کے وَقت اُس کا ایمان چھن جانے کا شدید خطرہ ہے۔**[1]

زندگی اور موت کی ہے یا الٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رضا پر بے کس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش، صفحہ:96)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:495۔

آگ کے صَندوق

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے خاتمے کی فِکْر کرنا بہت ضروری ہے، آہ! جس بدبخت کا خاتمہ بُرا ہو جائے، یعنی مرتے وقت جس کا ایمان چِھن جائے یا جو حالتِ کفر میں دُنیا سے جائے، جانتے ہیں اس کا حشر کیسا ہو گا...!! سنیئے! ایسے بدانجام کو قبر اِس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی۔ کفر پر مرنے والے کیلئے اِسی طرح اور بھی درد ناک عذاب ہوں گے۔ قِیامت کا 50 ہزار سالہ دن سخت ترین ہولناکیوں میں بسر ہو گا، پھر اسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنّم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گناہ گار مسلمان داخِلِ جہنّم ہوئے ہوں گے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صِرف وُہی لوگ رَہ جائیں گے جن کا کفر پر خاتِمہ ہوا تھا۔ **بہارِ شریعت میں ہے:** پھر آخر میں کفار کیلئے یہ ہو گا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا تالا لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا تالا لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا تالا لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اب ہر جہنمی یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔[1]

موت کو ذبح کر دیا جائے گا!

جب سب جنّتی جنت میں داخل ہو لیں گے اور جہنّم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی

[1]...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:170، حصہ:1۔

طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (پکارنے والا) جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور اعلان ہو گا: **اے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں،** اس وقت جنتیوں کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور جہنمیوں کے لئے غم بالائے غم ہو گا۔ نَسْأَلُ اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة۔ یعنی ہم اللہ پاک سے دین و دنیا کی بہتری کا سوال کرتے ہیں۔[1]

بُرے خاتِمے کے 4 اسباب

بعض علمائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: برے خاتمے کے 4 اسباب ہیں: (1): نماز میں سُستی (2): شراب نوشی (3): والدین کی نافرمانی (4): مسلمانوں کو تکلیف دینا۔[2]

توبہ کے 3 ارکان

جو اسلامی بھائی مَعَاذَ اللہ نماز نہیں پڑھتے یا قضا کرکے پڑھتے ہیں، اپنی کوتاہی کے باعث نمازِ فجر کیلئے نہیں اٹھتے یا بلا شرعی مجبوری کے مسجد میں باجماعت پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نماز پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے! کہیں نماز میں سُستی برے خاتمے کا سبب نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے تکلیف دینے والا سچّی توبہ کرلے۔

[1]... بہارِ شریعت، جلد: 1، صفحہ: 171، حصہ: 1۔

[2]... شرحُ الصُّدور، باب علامۃ خاتمۃ الخیر، صفحہ: 27۔

حضرتِ علامہ سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رُجوع اِلَی اللہ (یعنی اللہ پاک کی طرف رجوع کرنا) ہے اس کے 3 رکن ہیں: (1): اعترافِ جرم (2): ندامت (3): عزمِ ترک (یعنی اُس گناہ کو چھوڑنے کا پکا ارادہ) اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اُس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم ہے۔ مَثَلًا تارِکِ صلوٰۃ (یعنی بے نَمازی) کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔[1] اور اگر حقوق العباد ضائع کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تلافی ضروری ہے، مَثَلًا ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کر دے۔ صرف مسکرا کر ***Sorry*** کہہ دینا ہر مُعاملے میں کافی نہیں ہوتا!

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یارب!

(وسائلِ بخشش، صفحہ: 78)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کے مزید اسباب

امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"بُرے خاتمے کے اسباب"** میں ایمان برباد ہو جانے کے اور بھی اسباب لکھے ہیں، مثلاً ❁ چغلی کرنا بُرے خاتمے کا سبب ہے ❁ شراب پینا بُرے خاتمے کا سبب ہے ❁ حسد کرنا (یعنی دوسروں کے پاس نعمت دیکھ کر جلنا اور ان سے نعمت چھن جانے کی تمنّا کرنا) بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے ❁ بد نگاہی بھی بُرے خاتمے کا سبب ہے ❁ فرض ہونے کے باوُجود حج ادا نہ کرنا ❁ اذان ہو رہی ہو تو باتوں

[1] ... خزائن العرفان، صفحہ: 16۔

میں مصروف رہنا ❁ ناپ تول میں ڈنڈی مارنا بھی بُرے خاتمے کے اسباب میں سے ہیں۔[1]

توبہ کرلیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ آج توبہ کی رات ہے ❁ اللہ پاک سے بخشش و مغفرت مانگنے کی رات ہے ❁ رَبِّ کریم کے حُضُور حاضِر ہو جانے کی رات ہے، اللہ پاک سے صلح کرکے اس کا سچا اور فرمانبردار بندہ بن جانے کی رات ہے۔ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی برکتوں والی گھڑیاں ہیں، آج توبہ کی طرف رُخ کرلیجئے! آج ہم اپنے سارے گُناہوں سے توبہ کریں، آج سے پکّی نیت کرلیں کہ آیندہ کبھی گُناہوں کی طرف نہیں بڑھیں گے ❁ ساری نمازیں باجماعت مسجد میں پڑھا کریں گے ❁ جھوٹ بھی نہیں بولیں گے ❁ غیبت بھی نہیں کریں گے ❁ چغلی بھی نہیں کریں گے ❁ کسی سے حسد بھی نہیں کریں گے ❁ اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف بھی نہیں پہنچایا کریں گے ❁ دیگر گُناہوں سے بھی ہر دَم بچتے رہیں گے۔

کاش! آج کی رات ہمیں سچّی اور پکّی توبہ کی توفیق ملے، کاش! آج ایسی توبہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں، جس کے بعد کبھی گُناہ نہ ہوں، کاش! ہمارا ایمان سلامت رہے اور ہم دُنیا میں تو مسلمان ہیں، کاش! قبر کے اندر بھی مسلمان رہ کر ہی اُترنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اچّھے خاتمے کیلئے مَدَنی پھول

امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **برے خاتِمے سے اَمن چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی اللہ پاک کی اطاعت میں گزارو اور ہر ہر گناہ سے بچو،** ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین (یعنی

[1]... برے خاتمے کے اسباب، صفحہ: 7 تا 23 ملتقطاً۔

بزرگانِ دین) جیسا خوف غالب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتمے کی تیاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ اللہ پاک کے ذکر میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گناہوں سے اپنے اَعضا بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قَدَر ممکن ہو برے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔[1]

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، صفحہ:105)

ایمان پر خاتِمہ کے 3 اَوراد

ایک شخص اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے لئے ایمان پر خاتمے کی دعا کر دیجئے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کیلئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: (1): (روزانہ) 41 بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ اوّل و آخِر دُرُود شریف نیز (2): سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد گفتگو وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضَرورت ہو تو گفتگو کرنے کے بعد پھر سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن تلاوت کر لیں کہ خاتمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! خاتِمہ ایمان پر ہو گا۔ اور (3): 3 بار صبح اور 3 بار شام اس دُعا کا وِرد رکھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْأً نَعْلَمُه، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]... برے خاتمے کے اسباب، صفحہ:31۔
[2]... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:311۔

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی انڈیا اس وقت 50 سے زائد شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ❁ کئی جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) قائم ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ، عالِم کورس (درسِ نظامی)، مختلف فرائض علوم کورسز کروائے جاتے ہیں ❁ جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) میں طلبا کی تعداد ہزاروں میں ہے ❁ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لیے سینکڑوں مدارس المدینہ بالغان و بالغات قائم کئے جاچکے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے ❁ غریب نواز آن لائن اکیڈمی کے ذریعے دینی تعلیم دی جارہی ہے ❁ دینی و شرعی راہنمائی کے لیے **دار الافتاء اہلسنت** قائم کیے گئے ہیں ❁ **المدینۃُ العلمیہ** کے ذریعے دینی لٹریچر پر تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے ❁ دینی لٹریچر کی اشاعت کے لیے اشاعتی ادارہ **مکتبۃُ المدینہ** قائم کیا گیا ہے ❁ ہند بھر میں دینی کاموں کی دھوم مچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کا پُورا تنظیمی سیٹ اپ ہے، ذیلی حلقے سے لے کر ہند مشاورت تک پُورا ایک نظام قائم ہے، شہر شہر، گاؤں گاؤں ذِمّہ داران موجود ہیں ❁ عاشقانِ رسول کی تربیت کرکے انہیں دینی کاموں کے لیے مختلف شہروں میں بھیجا جاتا ہے، انہیں باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور وہ فَارِغُ الْبَال (یعنی کمانے سے بے پروا) ہو کر دِین کی خدمت کرتے ہیں ❁ میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر بھی خدمتِ دین کا سلسلہ جاری ہے ❁ سوشل میڈیا (مثلاً، یوٹیوب (*Youtube*)، فیس بک (*Facebook*)، انسٹاگرام (*Instagram*) وغیرہ) کے ذریعے بھی دین کا پیغام پہنچایا جارہا ہے ❁ اس کے علاوہ FGN چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی ہے۔

آپ بھی خِدْمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! اپنے عطیات دعوت اسلامی انڈیا کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں لگایا جاسکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لیلۃ الجائزہ میں عبادت کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آہ...!!ماہِ رمضان ہم سے جدا ہو رہا ہے، ماہِ ذیشان ہمیں چھوڑ کر جارہاہے، اس ماہِ مبارک کی ہر گھڑی ہی رحمت بھری ہے، اللہ پاک نے جہاں ہمیں لیلۃ القدر جیسی عظیم رات عطا کی وہیں اس مبارک ماہ کے فوراً بعد لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات بھی عطا فرمائی ہے ❁ اس رات اللہ پاک اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے ❁ یہ مغفرت کی رات ہے ❁ یہ رات اپنے رب کی عبادت کرنے کی رات ہے کہ جو بندہ اس رات اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے اللہ پاک اس پر جنّت کو واجب کر دیتا ہے۔[1] ❁ جو بندہ اس رات کو اللہ پاک کی عبادت میں گزارے گا اللہ پاک اس کا دل مردہ نہیں فرمائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی رات طلبِ ثواب کیلئے قیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مر جائیں گے۔[2] ❁ تمام عاشقانِ رسول خصوصاً

1...الترغیب والترہیب، کتاب العیدین، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، صفحہ:373، حدیث:2۔
2...ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، صفحہ:284، حدیث:1782۔

معتکفین کو چاہیے کہ یہ رات مسجدوں میں اللہ پاک کی عبادت میں گزاریں کہ حضرت ابراہیم نَخَعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم اعتکاف کرنے والے کیلئے اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ عید الفطر کی رات مسجد ہی میں گزاریں۔[1]

شش عید کے روزے کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! رَمَضانُ المبارَک کے بعد شوّالُ الْمُکَرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں عید الفطر کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تاکہ ہمارا یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا ذہن بنے، چنانچہ ❁ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر 6 دن شوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[2] ❁ جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوّال میں 6 روزے رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔[3] ❁ خَلیلِ مِلَّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں 2 روزے اور عید کے دوسرے دن ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[4]

چاندرات کو قافلوں میں سفر کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ المبارَک کا مہینا اب کچھ دیر کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب

1... فیضان رمضان، صفحہ: 279، 280۔
2... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام...الخ، جلد: 3، صفحہ: 322، حدیث: 5102۔
3... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم...الخ، صفحہ: 424، حدیث: 1164۔
4... سنی بہشتی زیور، صفحہ: 347۔

ہم سے رخصت ہونے والا ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! چاندرات کی آمد آمد ہو گی۔ الحمد للہ! ہر سال اعتکاف کی سعادت پانے والے خوش قسمت اسلامی بھائی اور دیگر عاشقانِ رسول کی ایک تعداد ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کے مقدس جذبے سے سرشار ہو کر اس رات کو قافلوں کے مسافر بنتے ہیں۔ ویسے ہے تو یہ بڑا مشکل کام مگر یاد رکھئے نیکی کی دعوت دینا او اس کی راہ میں مشقت اُٹھانا سُنّتِ انبیاء ہے: ❁ انبیائے کرام ❁ صحابۂ کرام ❁ نیک لوگ نیکی کی دعوت دینے کیلئے گھروں سے نکلتے ❁ دور دُور علاقوں میں جاتے ❁ ہجرت کرتے اور ❁ مشقت اُٹھا کر دِین کا پیغام عام کیا کرتے تھے ❁ پہلوں کی قربانیوں ہی سے ہم تک دِین پہنچا ہے۔

آپ بھی چاندرات سے قافلے میں سَفَر کرنے کی نیت کر لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ قافلے میں فرض عِلْمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سنتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ قافلے میں سَفَر کرنے والے کی حوصلہ افزائی کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد